الجواب حامدا و مصليا

مسئولہ صورت میں اگر اصل مقصود دودھ کے لیے جانور خریدنا تھا، اور قربانی کی نیت ضمناً تھی، تو اس صورت میں یہ جانور قربانی کا نہیں کہلائے گا، لہذا اس کا دودھ استعمال کرنا درست ہے۔

لیکن اگر اصل مقصود قربانی کے لیے جانور خریدنا تھا اور دودھ استعمال کرنے کی نیت ضمناً تھی تو اس صورت میں مذکورہ جانور قربانی کا کہلائے گا، لہذا اس جانور کا دودھ استعمال کرنا درست نہیں، بلکہ اس کا صدقہ کرنا ضروری ہے، اور اگر دودھ استعمال کیا ہو تو اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہے، اور اس میں (قربانی کے جانور سے انتفاع درست نہ ہونے میں) فقیر (جس پر قربانی واجب نہیں ہے) اور صاحب نصاب (جس پر قربانی واجب ہے) دونوں کا حکم ایک ہی ہے۔

البتہ اگر جانور خود چر کر چارہ نہیں کھاتا، بلکہ اس کا مالک اس کو گھر میں چارہ کھلاتا ہے تو اس صورت میں وہ دودھ وغیرہ استعمال کرسکتا ہے۔ (مستفاد من احسن الفتاوی: 478/7)

الفتاوى الهندية - (٥ / ٣٠٠)

لو اشترى شاة للأضحية يكره أن يحلبها أو يجز صوفها فينتفع به، لأنه عينها للقربة فلا يحل له الانتفاع بجزء من أجزائها قبل إقامة القربة بها، كما لا يحل له الانتفاع بلحمها إذا ذبحها قبل وقتها والصحيح أن الموسر والمعسر في حلبها وجز صوفها سواء. هكذا في الغياثية

ولو حلب اللبن من الأضحية قبل الذبح أو جز صوفها يتصدق به، ولا ينتفع به. كذا في الظهيرية ولو اشترى بقرة حلوبة وأوجبها أضحية فاكتسب مالا من لبنها يتصدق بمثل ما اكتسب ويتصدق بروثها فإن كان يعلفها فما اكتسب من لبنها أو انتفع من روثها فهو له، ولا يتصدق بشيء. كذا في محيط السرخسي

البحر الرائق، دار الكتاب الإسلامي (٨ / ٢٠٣)

Scanned with CamScanner